اس کے حکم کو پھیر نہیں سکتا۔ اور محمد سب نبیوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں آپ کے مبعوث ہونے سے تمام پہلی شریعتیں اللہ تعالیٰ نے منسوخ فرما دیں۔ آپ کی شریعت قیامت تک باقی رہیگی آپ کی اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔ اور ایمان مجمل یہہ ہے کہ آدمی صدق دل سے اس امر کا اقرار کرے کہ "ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھہ ہے اور قبول کیا میں نے اُسکے سب حکموں کو" اور ایمان مفصل یہہ ہے کہ "ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے تمام فرشتوں اور اُس کی کل کتابوں اور اُس کے سب پیغمبروں پر"

دوسرا رکن اسلام کا نماز ہے

ہر ایک مسلمان عاقل بالغ بیمار تندرست غریب اور امیر پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ بجز ایسی معذوری کے کہ انسان کا تمام بدن بے حس و حرکت ہو جائے نماز کسی حالت میں ایک وقت کی بھی ترک کرنا جائز نہیں تفصیل اوقات پنجگانہ یہہ ہے۔ صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا۔ صبح کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے آفتاب نکلنے تک۔ وقت ظہر دن ڈھلنے سے لیکر علاوہ سایہ اصلی کے ہر شے کا سایہ دو مثل یا ایک مثل ہونے تک عصر کا وقت ہر شے کا سایہ ایک مثل یا دو مثل ہونے سے غروب آفتاب

ہے. وقت مغرب کا غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک۔ اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے طلوع صبح صادق تک۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یعنی خوب درست اور ٹھیک کر کے نماز پڑھو۔ اور فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز روکتی ہے بیحیائی کی باتوں اور بُرے کاموں سے۔ مطلب یہ ہی کہ نماز کی برکت سے آدمی کو جس طرح ظاہری صفائی حاصل ہوتی ہے کہ بدن اور کپڑا نمازی کو صاف رکھنا ضروری۔ اور ہر ایک نجاست سے بچنا پڑتا ہی۔ اسی طرح اخلاص سے نماز پڑھنے کی برکت سے نمازی کے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جاتا ہی کہ اُس کو خود بخود بُرے کاموں سے نفرت ہو جاتی ہی۔ اور بے شرمی کی باتوں سے وہ سخت بیزار ہو جاتا ہی چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ نماز ایک نور ہے یعنی نماز کی برکت سے دنیا میں نمازی کے دل میں اک نور ہوتا ہی جس سے وہ بُرے کاموں سے بچتا ہی اور بعد مرنے کے قبر میں اور قیامت میں پل صراط پر بھی نماز کا نور نمازی کے ساتھ ہوگا۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ کو تمام کاموں سے کونسا کام پیارا ہی آپنے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔ اور ابو داؤد میں عُبادہ بن صامت کی روایت ہے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض
کی ہیں پس جو شخص اچھے طور سے وضو کرکے ان پانچ نمازوں کو اپنے وقت
پر عمدہ طرح سے پڑھے اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ ایسے شخص کے تمام گناہ
بخش دے۔ اور جو ایسا نہ کرے اُسکے لیئے خدا کی طرف سے کوئی عہد نہیں
ہے۔ اور ابو داؤد میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے عمدہ طور سے وضو کرکے دو رکعت بھی حضور دلسے
پڑھ لی تو سابق کے تمام گناہ اُسکے بخشے جاوینگے اور حضرت نے فرمایا
کہ نماز دین کا ستون ہے جسنے نماز پڑھی اُس نے دین کو قائم رکھا اور جس
نے نماز چھوڑ دی اُسنے دین کو گرا دیا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جب بچہ کی عمر سات سال کی ہوجائے تو اسپر نماز کی تاکید
کرو۔ اور جب دس برس کا ہو اور نماز نہ پڑھے تو اُسکو مار کر نماز پڑھاؤ۔
منکر نماز کا فر ہے۔ اور جو جان بوجھکر بلا عذر شرعی ایک وقت کی
نماز بھی از راہ سستی چھوڑ دے تو وہ فاسق ہے۔ اور قابل سزا۔

اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت

طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم لوگ نمازوں کو اول وقت پڑھا کرو حق تعالیٰ تمکو بڑھائیگا۔ اور دارقطنی

نے روایت کی ہی کہ اول وقت پر نماز پڑہنا اللہ کی رضامندی کا باعث ہے۔ اور مسند فردوس میں ابو المنصور دیلمی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول وقت نماز کی فضیلت آخر وقت پر ایسی ہے کہ جیسے آخرت کی فضیلت دنیا پر ہے۔ اور ابو داؤد میں ام فروہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالے کے نزدیک کونسا کام افضل ہی تو آپ نے فرمایا کہ اول وقت نماز پڑہنا۔ اور طبرانی نے اوسط میں انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نمازوں کو وقت پر پڑہا۔ اور ٹہیک طور سے وضو کیا اور رکوع وسجدہ اچھی طرح ادا کیا اور تمام نماز کو حضور دل سے پڑہا تو وہ نماز (بزبانِ حال) نمازی کو کہتی ہے کہ خدا ے تعالیٰ تجکو بھی ہر ایک عذاب سے محفوظ رکہے جیسا تو نے مجکو ہر ایک نقصان سی محفوظ رکہا۔ اور جس شخص نے نماز کو غیر وقت پڑہا۔ اور وضو بھی ٹہیک طور سے نہ کیا۔ اور رکوع وسجود بھی بخوبی نہ کیا اور نماز میں دل بھی حاضر نہ رکہا تو نماز اس شخص کو کہتی ہے کہ خدا تجکو بھی ضائع کرے جیسا کہ تو نے مجکو ضائع کیا۔

جماعت سے نماز پڑہنے کی فضیلت

جماعت سے نماز پڑہنی سنت موکدہ ہی بلکہ بعضے علما نے واجب کہا ہی

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کی پابندی بہت رکھے کیونکہ خدا نے تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہی ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ جس کی تفسیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ "جماعت سے نماز پڑہو" حدیث شریف میں آیا ہی کہ گھر یا دوکان میں فرض نماز پڑہنے سے صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں نماز ادا کرنے سے ۲۵ نمازوں کا اور جماعت سے ۲۷ نمازوں کا اور جامع مسجد میں نماز پڑہنے سے ۵۰۰ نمازوں کا ثواب ملتا ہی صحیح حدیث میں آیا ہی کہ جس آدمی کی لو مسجد سے لگی رہتی ہی اور پانچوں وقت کی نماز مسجد میں پڑہتا ہی تو اُسکو خدا تعالےٰ قیامت میں اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دیگا ۔ اور جو کوئی چالیس دن نماز جماعت سے پڑہے اس طرح پر کہ تکبیر تحریمہ اُس سے فوت نہو تو اُسکے لیئے نفاق اور دوزخ سے نجات لکھی جائیگی ۔ اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو یہہ بات نہایت پسند آتی ہے کہ جماعت سے نماز پڑہی جاوے ۔ ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تارک جماعت لوگ جماعت کے ثواب کو معلوم کرلیں تو البتہ وہ لوگ معذوری کی حالت میں بھی جماعت کے شوق میں گھٹنوں کے بل چلکر مسجد میں آیا کریں ۔

فضیلت جماعت نماز صبح و عشا

ابو داؤد و نسائی نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک بار ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور بعد
اسکے فرمایا کہ فلاں فلاں اشخاص بھی اس وقت جماعت میں حاضر ہیں
عرض کیا گیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں منافقوں پر نہایت
بھاری ہیں عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت
سے پڑھی تو اسکو ایسا ثواب ہوگا کہ گویا وہ آدھی رات تک خدا کی عبادت
میں کھڑا رہا۔ اور جس نے صبح کی نماز بجماعت ادا کی تو گویا اُس نے تمام
شب خدا کی عبادت میں گذاری۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشا اور صبح کی نماز منافقوں پر تمام نمازوں
میں سخت دشوار ہیں۔ اور طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت
سے پڑھیگا تو یقیناً اُس کو لیلۃ القدر کے ثواب سے کچھ حصہ ملیگا۔

نماز کے چھوڑنے کی مذمت

ترمذی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں فرق صرف نماز چھوڑ دینے کا ہی طبرانی
نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نماز جان بوجھکر اصلا نہ چھوڑو جو ایسا کریگا وہ اسلامی ملت سے نکل
جائیگا۔ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز چھوڑ دی اسکا اسلام میں کچھ حصہ نہیں۔ طبرانی
نے اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کے لیئے ایسی ہے کہ جیسا سر تمام بدن کے لیئے
ابن ماجہ نے ابودردا رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز نہ چھوڑنا جو فرض نماز چھوڑیگا وہ اللہ تعالے
کی امان سے نکل جائیگا۔ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز چھوڑنیوالا
جب خدا سے ملیگا خدا تعالی اُسپر کمال غضبناک ہوگا۔ اور طبرانی نے اوسط
میں انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس نے نماز چھوڑ دی وہ کھلم کھلا کافر ہوگیا۔ اور اصبہانی نے عمر بن الخطاب
سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیدہ دانستہ نماز
چھوڑ دی اُسکی تمام حسنات اللہ تعالے برباد کر دیگا۔ اور جب تک توبہ نکرے

خدا تعالےٰ کی پناہ میں نہ آئیگا۔ اور ابن حبان نے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی اُس کو اسقدر نقصان اور صدمہ پہنچا کہ گویا اُس کا تمام تھا مال اور سب مال ومنال تباہ ہوگیا۔

جماعت سے نماز نہ پڑھنے کی مذمت۔

ابو داؤد نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان سُنی اور اُسکو کوئی عذر نہ تھا تاہم وہ جماعت میں حاضر نہوا اور مکان ہی پر نماز پڑھ لی اُسکی نماز قبول نہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ عذر سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ مرض یا خوف۔ ابو داؤد اور نسائی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس گاؤں میں تین آدمی بھی نمازی ہوں مگر وہ جماعت سے نماز نہ پڑھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اُنپر شیطان کو مسلط کردیگا۔ پس تم جماعت کو لازم پکڑو۔ دیکھو بھیڑیا اُسی بکری کو اکثر لیجاتا ہے جو گلہ سے الگ چرتی ہے اور مسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے مکانوں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسے کہ منافق اپنے گھروں پر نماز پڑھتے ہیں تو البتہ تم اپنے پیغمبر کا طریقہ

چھوڑ دوگے اور جبکہ تم نے اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑا تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤگے
اور ابو داؤد کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے پیغمبر کا
طریقہ چھوڑ دوگے تو کافر ہو جاؤگے۔ اور طبرانی میں معاذ بن انس سے
روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی کی منادی
کی آواز سُنے کہ وہ نماز کے لیئے بلاتا ہی اور حاضر نہو۔ تو یہ امر بدرجہ کمال جفا
اور کفر اور بدبختی کا ہے۔ اور طبرانی نے کبیر میں ابو اُمامہ سے روایت کی ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں عبداللہ ابن ام مکتوم
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہوں آپ
خود میری حالت کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نابینا ہوں اب بوڑھا بھی ہوگیا
اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور میرا گھر مسجد سے دور بھی ہی اور جو مجھکو مسجد
تک ہات پکڑ کر لاتا ہے وہ بھی بے طریقے اور بے ڈھنگے پن سے لاتا ہی۔ پس
ایسی حالت میں آپ میرے لیئے اجازت دیتے ہیں کہ میں گھر پر نماز پڑھ لیا
کروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مکان میں تم رہتے ہو وہاں
اذان کی آواز جاتی ہی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ اذان کی
آواز وہاں آتی ہے حضرت نے فرمایا کہ تو میں تمہارے لیئے اجازت نہیں
پاتا۔ مسلم میں ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کسی وقت کی جماعت میں بعض آدمیوں کو حاضر نہ پایا تو آپ نے

ارشاد فرمایا کہ اگر مجکو عورتوں اور بچوں کا خیال مانع نہ ہوتا تو میں کسی شخص کو اپنی جگہ نماز پڑہانے کی اجازت دیکر تارک الجماعت لوگوں کی طرف جاتا اور انکے گھروں کو پھونک دینے کا حکم دیتا۔

نماز جمعہ

فرمایا اللہ تعالے نے مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیئے اذان دیجاسے تو یاد الٰہی یعنی نماز کی طرف لپکو۔ اور اُس وقت مشاغل دنیری کو چھوڑدو۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نہا دہوکر جمعہ کی نماز کے لیئے مسجد میں گیا۔ اور امام کے خطبہ پڑہنے تک چپ بیٹھا رہا اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑہی تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے جو درمیان ایک جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے ہوسے ہوں بلکہ اور تین دن زیادہ کے۔

جمعہ کی نماز نہ پڑہنا بڑے گناہ کی بات ہے۔ نماز جمعہ نہ پڑہنے والوں کے لیئے بھی حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے جی میں آتا ہی کہ اُن کے گھروں کو پھونک دیا جاوے۔

جاننا چاہیے کہ ہر مسلمان مرد بالغ عاقل پر جمعہ فرض ہے اور منکر اُسکا کافر ہے۔ ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے ابوالجعد ضمری سے روایت کی کہ

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سستی سے تین جمعہ تک حاضر نہ ہوگا اللہ تعالےٰ اُسکے دل پر غفلت کی مُہر لگا دیگا۔ اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور رات بھر خدا کی عبادت میں گذار رہتا ہو۔ لیکن وہ نہ تو جماعت سے نماز پڑہتا ہو اور نہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص دوزخی ہے۔ واضح ہو کہ جب خطبہ پڑہنے کو امام اُٹھے نماز اور بات احرام ہو جاتی ہے۔

نماز عیدین

نماز عیدین واجب ہے۔ عید الفطر کے دن سنت ہے کہ پہلے کچھ کہائے اور مسواک و غسل کرے اچھے اچھے کپڑے پہنے۔ اور خوشبو اگر میسر ہو تو لگائے اور صدقہ فطر کا فقیروں کو دیکے عید گاہ کو نماز کے واسطے جائے اور راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا جائے۔ اور جب عید گاہ میں پہنچے تکبیر موقوف کرے

جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اُسپر واجب ہے جتنے آدمی گھر کے ہوں ہر ایک کیطرف سے بوزن ۸۰ روپیہ کے سیر سے پونے دو سیر غلہ یا اُسکی قیمت دیکے نماز کو جائے بلکہ اپنی جورو کی طرف سے اور بالغ اولاد کی طرف سے دینا ضرور نہیں۔ اور اگر قبل از نماز صدقہ الفطر نہیں دیا گیا تو بعد نماز ادا کرنا چاہیئے۔ ۱۲

کرے اور تکبیر یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
عیدالضحیٰ[1] کے دن بھی یوں ہی کرے جیسے کہ عیدالفطر میں ہے پر نماز سے پہلے
کچھ نہ کھائے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی میں سے کھائے اور تکبیر پکار کر
پڑھتا جائے۔ اور عیدین میں بہتر یہ ہے کہ جاوے ایک رستہ سے اور
آوے دوسرے رستہ سے۔

عیدین کی نماز یوں پڑھے کہ اول نیت اس طرح باندھے کہ دو رکعت
نماز عیدالفطر یا عیدالضحیٰ مع چھ تکبیرات پیچھے اس امام کے مونھ میرا کعبہ
شریف کی طرف اللہ اکبر کہہ کے ہات باندھ کے سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ[1] پڑھے جب
پڑھ چکے دونوں ہات کانوں تک اٹھا کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہات چھوڑ دے[2]
پھر ہات اٹھا کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہات چھوڑ دے۔ اور پھر ہات اٹھا کے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے ہات باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرأت پڑھ
چکے اسی طور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے پھر ہات تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی
بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے رکوع کرے۔

---

[1] جو شخص مالک نصاب کا ہے عیدالضحیٰ کے دن قربانی اُس پر واجب ہے۔ بکری برس دن کی یا
زیادہ کی دُنبہ چھ مہینہ کا گائے دو برس یا زیادہ کی اونٹ پانچ برس یا زیادہ کا ذبح کرے۔ بکری
صرف ایک حصہ کے لیئے مخصوص ہے اور گائے اونٹ میں سات حصے تک درست ہیں۔

[2] اور دونوں تکبیروں میں اتنا فصل کرے کہ تین بار سُبْحَانَ اللہ کہہ سکے۔

تیسرا رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ "زکوٰۃ دیا کرو" اس لیئے زکوٰۃ
دینا فرض ہے جو کوئی زکوٰۃ دینے کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض
ہے اور ادا نکرے تو قیامت کے دن اُسکا مال سانپ ہوکر اُس کے گلے
میں طوق ہوگا۔ اور سونا چاندی دوزخ میں تپاکر اُس کے بدن پر داغ
دینگے۔ اور زکوٰۃ فرض ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب کہ مالک نصاب
ہو۔ اور مقدار نصاب چاندی کی دو سو درم ہیں جس کی باون تولے چھ
ماشہ چاندی ہوتی ہے۔ اور نصاب سونے کی ۲۰ مثقال ہے جسکا سات
تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے۔ جبکہ اس مقدار پر یا اس سے زائد پر
برس روز گذر جائے یعنی یہ مقدار سونا چاندی کی اُس کی حوائج ضروریہ
سے فاضل ہو تو اُسپر چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے۔

ایسی ہی نصاب اونٹ کی پانچ اور گائے کی تیس اور بکری کی چالیس
عدد ہیں ان کی زکوٰۃ دینی بھی فرض ہے بشرطیکہ جنگل سے چرائی جاتی
ہوں اور گھر میں سے اُنکو نہ کھلایا جاتا ہو۔

چوتھا رکن اسلام کا روزہ ہے

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "فرض کیے گئے تم پر روزے
جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر کیے گئے تھے"۔ جو کوئی اسکو فرض نہ جانے
وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہوں اور نہ رکھے بڑا گنہگار ہے بلکہ قابل تعزیر ہے
ابن حبان نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور روزہ
کی شرائط کو پورا کیا۔ اور جن چیزوں سے بچنا لازم تھا انسے بچا تو اس کے سابق
کے تمام گناہ بخشے جاوینگے۔ اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ جو شخص خدا پر یقین لاکر اور ثواب کی امید پر رمضان میں رات کو
کھڑا ہوا تو اسکے سابق کے سب گناہ بخشے جاوینگے۔ ترمذی شریف ابوداؤد
و نسائی و ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک روزہ بھی بدون عذر شرعی کے قضا کرے وہ
کبھی ادا نہوگا اگرچہ ساری عمر اسکی عوض روزے رکھتا رہے (یعنی اس فضیلت
اور مقبولیت کو نہ پہونچیگا جیسا کہ ماہ رمضان میں اسکو حاصل ہوتی)

پانچواں رکن اسلام کا حج ہے

جاننا چاہیے کہ حج فرض ہے۔ منکر اسکا کافر ہے۔ فرضیت اسکی قرآن شریف
سے ثابت ہے یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہ "اللہ کے واسطے

لوگوں کے ذمہ ہے حج خانہ کعبہ کا" اور عمر بھر میں ایک بار فرض ہے ہر آزاد
مسلمان مکلف تندرست عقل والے پر جب اُس کے واسطے توشہ اور
سواری ہو فاضل ضروری خرچ اور عیال کے نفقہ سے لوٹنے تک اور راہ
کو بھی امن ہو وے۔

زیارت روضہ منورہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زیارت کرنا روضہ رسول اللہ کا مسلمانوں پر واجبات اور لوازمات سے
ہے۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ
یعنی جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی اُس کے لیئے شفاعت میری
اور یہ بھی فرمایا حضرت نے کہ جسنے حج کیا اور زیارت کی میری قبر کی بعد میری
وفات کے تو گویا اُسنے زیارت کی میری زندگی میں سبحان اللہ جب کہ
زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ درجہ ہوا تو کونسا مسلمان ایسا
ہوگا کہ اس درجہ سے محروم رہیگا اور آپ کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا۔
اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جسنے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی اُسنے
مجھ پر ظلم کیا۔

علماء اور اُستاد کے حقوق

جن لوگوں نے خوش اخلاقی کو ہم تک پہنچایا اور دین و دنیا کی بھلائی کی

باتیں سکھائیں وہ علماء رحمہ کتابوں کے مصنف ہیں جنکی تعریف قرآن مجید میں ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی اللہ کے بندوں میں سے عالم ہی اُس سے ڈرتے ہیں اور عقل بھی اسی کو تجویز کرتی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور عظمت اور قہاری سے زیادہ واقف ہوں گے وہی اسکا خوف بھی زیادہ کرینگے۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ نبیوں نے ترکہ روپیہ۔ اشرفی۔ کچھ نہیں چھوڑا ہے بلکہ علم کو ترکہ چھوڑا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نیک بخت عالم ہیں وہ انبیاء کے وارث اور نائب ہیں یعنی جیسا کہ لوگوں کو انبیاء علیہم السلام سے فیض ہوتا تھا ویسا ہی نیک بخت عالموں سے ہوتا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے کہ جسنے علم سیکھا اور پھر اُسکو لوگوں میں پھیلایا۔ جبکہ علماء کی تعریف قرآن و حدیث میں ہے تو ضرور ہوا کہ اُنکے حقوق بھی ادا کیئے جائیں۔ اگرچہ اُستادوں کے بہت سے حقوق ہیں مگر یہاں مختصر طور پر بیان کیئے جاتے ہیں۔

(۱) علم کے سبب اُن کی توقیر و تعظیم کرو اور ظاہری دولتمندوں سے اُنکی عزت زیادہ سمجھو۔ کیونکہ اُن کے پاس باطن کی دولت ہے۔ اور باطن کی دولت ظاہری دولت سے افضل ہے۔

(۲) اس بات سے اُن کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اُنہوں نے لوگوں کو

داریں کی بہتری سکھانے میں اپنی ہمت مصروف کی۔

(۳) اُن کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی اور بے ادبی کا نہ کہو اور نہ ایسا کوئی کام کرو جس سے اُنکی کسر شان ہو۔

(۴) اُن کے پیٹھ پیچھے اگر کوئی اُن کی بُرائی کرے تو اُسے مت سنو بلکہ اُسے روک دو۔

(۵) اور جو حکمت و نصیحت کی باتیں اُستاد بتائے یا علمار کتابوں میں لکھیں اُنہیں خوب اچھی طرح یاد کرو۔

(۶) جب تک تمہاری اور اُستاد کی زندگی ہے اُسوقت تک اُن کے ساتھ وہی معاملہ رکھو جو پڑھنے کے دنوں میں برتتے تھے کیوں کہ اُن کے حقوق علم سکھانے کے سبب سے ہیں۔ جب تک تمہارے ساتھ علم ہے اُسوقت تک اُنکا حق بھی تمہارے ساتھ ہے۔ بہت سے آدمی دنیا میں ایسے ہیں کہ جو اُستاد کے بعد اُن کی اولاد کے ساتھ بھی اُن ہی حقوق کی رعایت رکھتے ہیں جو اُستاد کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں کہ پڑھنے کے بعد اُستاد کو یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم نے کبھی ان کی صورت بھی دیکھی تھی یا نہیں۔ یہ لوگ کیسی غلطی پر ہیں۔ اب کونسی بات اُستاد میں کم ہو گئی جس سے اُنکی منزلت اِنکی آنکھوں میں نہ رہی۔

ماں باپ کے حقوق

اگرچہ پیدا کرنے والا تمام جہان کا خداوند کریم ہے مگر اُسے ظاہر میں
تمہارے پیدا ہونے اور پالنے کا ذریعہ تمہارے ماں باپ ہیں تم اپنے
بچپنے کا دھیان کرو اور خیال کرو کہ تمہیں نہ ہوش کھانے کا تھا نہ پینے
کا۔ نہ طاقت چلنے کی تھی نہ پھرنے کی۔ نہ یہ تمیز تھی کہ کیا چیز ہمارے
حق میں بہتر تھی اور کیا مضر ایسے وقت میں تمہاری پرورش تمہاری
ماں نے کی۔ تمہارے تندرست رہنے کے لیئے اُسنے اپنے لذت کے
کھانے سب چھوڑ دیئے۔ اگر تمہارے پیٹ یا کان میں درد ہوا یا آنکھیں
دکھنے آئیں تو اُسنے اپنے اوپر نیند حرام کرلی ساری رات تمہیں اُٹھائے
اُٹھائے پھری۔ تمہاری ادنیٰ بیماری سے وہ ایسی بے کل رہی کہ جب
تک تمہیں اچھا نہ دیکھا اپنے آپ کھانا نہ کھایا۔ گرمی سردی سے تمہیں
بچانے کے لیئے اپنی جان پر سختی اٹھائی اور تمہیں کسی طرح تکلیف نہ ہونے
دی۔ ایسی بے بسی کے وقت میں جو یہ جانفشانیاں تمہارے لیئے کرے
اُس کا حق تمہیں بھولنا ہرگز نہ چاہیئے۔

اگرچہ اولاد کے لیئے ماں کی برابر باپ مشقت نہیں اُٹھاتا مگر سارا خرچ اُسکا
اور اُس کی ماں کا اُس کے ذمہ ہے۔ اور باہر کی دوڑ دھوپ نوکری

تیاکری۔ کھیتی۔ تجارت۔ محنت۔ مزدوری سب شُن فرزند کے لیئے
کرتا ہے اور مال و دولت اور بدن کی راحت اور سب طرح کی خبرگیری
اُسکا کام ہے۔ ایسے مربیوں کے حقوق جان و دل سے ادا کرنے چاہئیں
دیکھو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ
اِحْسَانًا یعنی ہم نے حکم کیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کرنیکا
اور فرمایا اَوْلَا تَقُلْ لَّہُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَہُمَا
جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا
(یعنی نہ کہو ماں باپ کو ہوں اور نہ جھڑکو اُن کو اور کہو اُنکے ادب کی
بات اور جھکاؤ اُنکے آگے عاجزی کا بازو پیار سے اور یوں کہو کہ الٰہی
اُنپر رحم کر جیسا اُنہوں نے مجھے چھوٹی عمر میں پالا۔ اور اس باب میں بہت
سی حدیثیں ہیں۔ دو ایک حدیثیں تمہارے سمجھانے کے لیئے لکھ دی
جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے ماں باپ
کی نافرمانی نہ کیا کرو اگرچہ وہ اپنے گھر بار مال دولت سے علیحدہ ہونیکو
کہیں۔ اور فرمایا کہ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

لہ یہ آپ نے اُسوقت فرمایا تھا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا
کہ میرے باپ کو میرے مال کی حاجت ہے اور وہ میرا مال لینا چاہتا ہے تو آپ نے
فرمایا تو بھی اُسکا ہے اور تیرا مال بھی اُسکا ہے وہ جو چاہے لینے دے۔ ۱۲

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں
سب سے زیادہ سلوک کس کے ساتھ کروں آپ نے فرمایا ماں کے
ساتھ پھر اس نے پوچھا کہ اسکے بعد زیادہ مستحق کون ہے آپنے تین بار یہی
فرمایا کہ حسن سلوک کے لیئے سب سے زیادہ مستحق ماں ہے۔ پھر باپ اور
ان کے بعد اور رشتہ دار جس کی قرابت بہت قریب ہو۔

اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری بہشت تمہاری ماں
کے پاؤں تلے ہے۔ الغرض ماں باپ کا ہونا بڑی نعمت ہے ان کے
حقوق بجالانے میں جان و دل سے کوشش کرنی چاہیئے۔

اب اُنکے حقوق پر جب ہم لحاظ کرتے ہیں تو تین طرح پر پاتے ہیں۔

(۱) مال میں۔ (۲) بدن میں۔ (۳) دل میں۔

مال میں۔ اُن کے حقوق یہ ہیں کہ تمہاری جس چیز کو وہ پسند کریں وہ
اُن کی نذر کرو اور جس صورت میں کہ اُن کو پیرانہ سالی یا اور کسی وجہ سے
کوئی صورت آمدنی کی نہ رہے تو اُس وقت اُنکا خرچ اولاد پر فرض ہے
خواہ لڑکی ہو یا لڑکا لیکن جس حال میں اُن کو اولاد کے مال کی حاجت
نہو تو اُسوقت بھی تمہیں چاہیئے کہ اپنے عمدہ کھانے پہننے میں سے اول
ماں باپ کی خدمت میں پیش کرو پھر اپنے تن بدن کو لگاؤ۔

بدن میں اُن کے حقوق یہ ہیں کہ اپنے ہات پاؤں سے اُنکی خدمت

بجالاؤ اور زبان سے کوئی کلمہ گستاخی یا سختی کا اُن کے سامنے نہ کہو بلکہ اُن کے سامنے پیار اور عاجزی سے جھکے رہو جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ہے اور جو کار خدمت وہ فرمائیں اُسکے بجالانے میں اپنی سعادت سمجھو دل میں۔ ماں باپ کے حقوق یہ ہیں کہ جیسے ظاہر میں اُنکی فرمانبرداری کرو ویسے ہی دل میں اُن کے مطیع رہو۔ یہ نہو کہ اُن کے حکم بجالانے کو دل میں بُرا اور ناگوار جانو۔ دوسرے یہ کہ دل سے اُن کی محنتوں کا خیال کرکے سب سے زیادہ اُنسے محبت کرو۔

تمت

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۹ھ